السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ساس وبہو کے جھگڑے اور پھر سسر کا ساس کی حمایت کرنا خواہ بجا ہو یا بے جا یہ تمام چیزیں کسی سے مخفی نہیں نیز عام طور پر خصوصیات دنیاوی ہوتے ہیں بہت کم اب بنا بریں آیت وصاحبهما في الدنيا معروفا (لقمان: 15) لڑکا کا بغیر عتبہ بابہ کہنا اور پھر حضرت اسماعیل کا الحقی باہلک کہ کر طلاق دینا بنا دلیل ہو سکتا ہے؟ اپنے باپ کے کہنے پر اپنی بیوی کو طلاق دے سکتا ہے دینا واجب اور فرض ہے اس پر حضرت ابراہیم

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

والدین کے کہنے پر بیوی کو طلاق دینی نہ مطلقا واجب ہے اور نہ ہر حال میں غیر واجب یہ معاملہ نازک اور محتاج تفصیل ہے۔ والدین بہو میں کسی شرعی عیب دینی مفسدہ یا اخلاقی خرابی (جس کی اس کے دور ہونے کی امید نہ ہو) طلاق دینے کو کہیں یا کسی دنیاوی امر کی وجہ سے جس میں حق بجانب والدین ہوں طلاق کا حکم دیں تو ان دونوں صورتوں میں بیوی کو طلاق دینی ضروری ہے۔ یہی محمل ہے حضرت ابن عمر حدیث کا: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كَانَتْ تَحْتِي امْرَأَةٌ أُحِبُّهَا، وَكَانَ أَبِي يَكْرَهُهَا، فَأَمَرَنِي أَبِي أَنْ أُطَلِّقَهَا، فَأَبَيْتُ، فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ، طَلِّقِ امْرَأَتَكَ. قال العلماء: (قوله: طلق امرأتک) ہذا دلیل صریح يقتضي أنه يجب على الرجل إذا أمره أبوه بطلاق زوجته أن يطلقها، وإن كان يحبها، فليس ذلك عذرا له في الإمساك، ويلحق بالأب الأم لأن النبي صلی اللہ علیہ وسلم قد بين أن لها من الحق على الولد ما يزيد على حق الأب انتہی كما في حديث بہز بن حكيم عن ابيہ عن جده قال: قلت يا رسول صلی اللہ علیہ وسلم يقول: الوالد اوسط ابواب الجنة فان شئت فحافظ على الباب او ضيع

اور یہی محمل ہے حدیث وصاحبهما في الدنيا معروفا کا اگر امر وجوب محمول کیا جائے۔

اور اگر والدین کسی ایسی دنیاوی وجہ سے طلاق دینے کو کہیں جس میں حق بجانب بہو ہو اور والدین ظلم وزیادتی کر رہے ہوں تو ایسی صورت میں طلاق دینی ضروری نہیں ہے۔ ہاں اگر وہ ان کی رضا جوئی کے لئے طلاق دے دے تو جائز ہے۔ سأل رجل أبا عَبدِ اللّٰہِ قالَ: إن أبي يأمرني أن أطلق امرأتي قالَ: لا تطلقها قالَ: أليس عُمر أمر ابنه عَبدَ اللّٰہِ أن يطلق امرأته قالَ: حتى يكون أبوك مثل عُمر رضي الله عنه.

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 2۔ کتاب الطلاق

صفحہ نمبر 272

محدث فتویٰ